وقار اور شخصی آزادی کے منافی کسی قسم کا بِل قومی اسمبلی میں منظور نہیں کیا جائے گا کیوں کہ موجودہ حکومت اقلیتوں کو اس ملک کے دوسرے شہریوں کے برابر حقوق دے کر آئینی تحفظ فراہم کر رہی ہے۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ ملک کی تعمیر و ترقی میں اقلیتوں کو ہر سطح پر اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کے لیے مواقع فراہم کرنے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔"

وفاقی وزیر مملکت نے اقلیتی بلدیاتی کونسلروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "وہ اپنے علاقوں میں ترقیاتی کام خلوصِ نیّت سے کریں اور ملکی ترقی میں انفرادی و اجتماعی طور پر بھرپور کردار ادا کرتے ہوئے موجودہ حکومت کے ہاتھ مضبوط کریں۔" انہوں نے بتایا کہ "بیت المال کے ذریعے پاکستان کے تمام غریب اور نادار شہریوں کو بلاامتیاز مذہب امداد دی جائے گی تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔" (روز نامہ نوائے وقت، راولپنڈی - ۲۴ مئی ۱۹۹۲ء)

یورپ

برطانیہ: "عیسائی رہنما اسلام کی اصلیت اور اس کی سرگرمیوں سے آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں۔"

[ریورنڈ ٹونی ہگٹن، کرسچن ہیرالڈ کے "نقطۂ نظر" کے لیے مخصوص کالم میں باقاعدگی سے لکھتے ہیں۔ اُنہوں نے ایک تحریر میں الجزائر کے انتخابات، ان میں اسلامک سالویشن فرنٹ کی کامیابی اور اس حوالے سے دُنیا کے مختلف حصوں میں احیائے اسلام کی تحریکوں اور مظاہر پر اظہارِ خیال کیا ہے۔ اُنہوں نے مغربی معاشرے میں اسلام کے موضوع پر جو کچھ لکھا ہے، ماہنامہ فوکس (لیسٹر) نے اس اِسے اپنی ایک اشاعت میں نقل کیا ہے۔ ہم اس کا ترجمہ ذیل میں پیش کرتے ہیں۔ مدیر]

Islamic Movement in the West [اسلامی تحریک: مغرب میں] کے عنوان سے شائع ہونے والی مسلم دستاویز میں صاف طور پر کہا گیا ہے کہ اِس کا مقصد مغرب کو اسلام کے زیر نگیں لانا ہے۔ "اِس سے قطع نظر کہ یہ ہدف ناقابلِ حصول نظر آتا ہے، مغرب میں اسلامی تحریکوں کو کامل تبدیلی کے نظریے پر بھرپور زور دینا چاہیے اور اِس کا آخرالامر مقصد مغرب کے معاشرے میں اسلام کی بالادستی ہونا چاہیے اور اِس ہدف کو اوّلین ترجیح دی جانی چاہیے۔"

"اِس مقصد کے حصول کے لیے تحریک اِس امر پر زور دیتی ہے کہ مقامی لوگ جدوجہد کریں۔ کیوں کہ وہی لوگ ہیں جو یہ قوّت رکھتے ہیں کہ مغربی معاشرے کو اسلامی معاشرے میں بدل ڈالیں۔" وہ

ہمارے نوجوانوں کو ہدف بنائے ہوئے ہیں۔

ڈربن (جنوبی افریقہ) میں قائم "بین الاقوامی مرکز برائے تبلیغِ اسلام" Islamic Propagation Centre International کے شائع کردہ ایک دوورقے میں پوپ کی مذمت کی گئی ہے کہ وہ مکالمے کی آڑ میں مسلمانوں کو عیسائی بنا رہے ہیں۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ وہ اینگلیکن ازم کو اپنا ہدف بنائیں گے۔ "ہم اب مزید مغرب کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ رومن کیتھولک ازم کی سرزمین سے اینگلیکن ازم کی طرف، جہاں زبان کے لحاظ سے ہم اپنے آپ کو زیادہ بہتر محسوس کریں گے --- ہمیں پُرامید رہنا چاہیے کہ اینگلیکن بشپ اور آرک بشپ پوپ کی نسبت زیادہ مردانگی کا مظاہرہ کریں گے۔"

ڈاکٹر کیری دوسرے مذاہب کے احترام کی ضرورت پر باقاعدگی سے بولتے رہتے ہیں۔ میں دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کا احترام کرتا ہوں اور میرا ایمان ہے کہ ہمیں دوسرے مذاہب کی دیدہ دانستہ توہین نہیں کرنی چاہیے، تاہم عیسائی اُس مذہب کا کس طرح احترام کرسکتے ہیں جو اُلوہیت مسیح، اس کی تجسیم، تصوّر کفارہ پر مبنی اُس کی موت اور مُردوں میں سے اُس کے جی اٹھنے سے انکار کرتا ہو؟

بشپ، حتیٰ کہ مبشّرین، ایک سے ایک بڑھ کر کہہ رہے ہیں کہ "عشرۂ تبلیغِ عیسائیت" میں دوسرے مذاہب کو وہ ہدف نہیں بنا رہے۔ چونکہ بہت سے مغربی مسلمان اعتدال پسند ہیں اِس لیے عیسائی رہنما اسلام کی اصلیت اور اِس کی سرگرمیوں سے آنکھیں بند کیے دکھائی دیتے ہیں۔"

متفرّق

کاریتاس انٹرناسیونالس میں ترقی یافتہ ممالک کا کردار

[گذشتہ شمارے میں "کاریتاس پاکستان" کی سلور جوبلی تقریبات کے حوالے سے اس کی کارکردگی کا ذکر کیا جاچکا ہے۔ ۲۱ مئی ۱۹۹۱ء کو روم میں "کاریتاس انٹرناسیونالس" کی جنرل اسمبلی کا اجلاس ہوا تھا جس میں دُنیا بھر سے ۱۲۳ ممالک کی کاریتاس تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی تھی۔ جنرل اسمبلی کا اجلاس ہر چار سال بعد منعقد ہوتا ہے۔ مئی ۱۹۹۱ء کے اجلاس میں زیرِ غور موضوع یہ تھا۔ "مسیحی ہمدردی ہی دراصل انسانی سالمیت کی ضامن ہے۔" شرکاء نے موضوع پر اظہار خیال کیا مگر "کاریتاس پاکستان" کے نمائندے نے کیا محسوس کیا؟ ذیل کی سطور سے واضح ہے۔ مدیر]

کاریتاس انٹرناسیونالس کی اسی جنرل اسمبلی کے دوران پہلی بار یہ انکشاف ہوا کہ کلیسیائی رہنماؤں کو پہلی دنیا کی حکومتیں اور ان حکومتوں کے کارندے بڑی خوبصورتی سے اور بڑی سادگی سے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کررہے ہیں اور یہ رہنما غریبوں کی محرومی اور تکلیفوں کا علاج کرنے کے